غزلیں

پروفیسر احمد محفوظ

○

اندھیرا سا کیا تھا ابلتا ہوا
کہ جس نے بھی دیکھا وہ اندھا ہوا

یہیں گم ہوا تھا کئی بار میں
یہ رستہ ہے سب میرا دیکھا ہوا

نہ جانے پسِ کارواں کون تھا
گیا دور تک وہ بھی روتا ہوا

کبھی اور کشتی نکالیں گے ہم
ابھی اپنا دریا ہے ٹھہرا ہوا

نہ دیکھو تم اس ناز سے آئینہ
کہ رہ جائے وہ منھ ہی تکتا ہوا

جدھر جاؤ سر پر یہی آسماں
یہ ظالم کہاں تک ہے پھیلا ہوا

شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی۔25، موبائل: 9818952518

پروفیسر کوثر مظہری

○

شعورِ ضبطِ غم دل سے آگہی کا سراغ
پھر اُس کے بعد ملا مجھ کو زندگی کا سراغ

شبِ فراق میں عارض پہ یہ آنسو، گویا
اندھیری شب میں ہے جگنو سے روشنی کا سراغ

اِک آفتاب جو نکلا، نکل کے ڈوبا بھی
اسی سے مل گیا مجھ کو بھی بندگی کا سراغ

وہ ایک چہرہ کہ جس پر نثار ہونا تھا
ملا اسی سے مجھے رنگِ سرمدی کا سراغ

یہ مُشتِ خاک جسے ہم حقیر سمجھے ہیں
اسی سے ملتا ہے ہم سب کو آدمی کا سراغ

یہ شمعِ غم نہ بجھاؤ، یہی غنیمت ہے
اسی سے پائیں گے کوثرؔ کبھی خوشی کا سراغ

شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی۔110025